حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کا مجموعہ

مواعظ اشرفیہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ تھانوی دفتر رسالہ الابقاء
مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ کراچی ۱
فون: ۷۷۷۷۶۲۰، ۷۷۷۰۰۹۴

وسوسہ کے وقت اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا)
کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دلائل معلوم نہ تھے یقیناً معلوم تھے مگر دلائل میں
غور کرنے کی تعلیم اسی لئے نہیں فرمائی کہ یہ سلسلہ غیر متناہی ہے اس سلسلہ میں
شبہات پر شبہات نکلتے چلے آئیں گے اس لئے وہ بوٹی بتلائی جو ہزار جواہرات
سے بھی انفع ہے مگر افسوس اس کی قدر نہیں کی جاتی کیونکہ بوٹی بہ نسبت جواہر کے
ارزاں اور سہل الحصول ہے اور قاعدہ ہے ؎

ہر کہ اوارزاں خرد ارزاں دہد
گوہرے طفلے بقرص ناں دہد

(جو شخص کسی چیز کو ارزاں لیتا ہے ارزاں دے بھی دیتا ہے چنانچہ بچہ نادان
قیمتی موتی کو روٹی کے ٹکڑے کے عوض دیدیتا ہے)

لوگ لمبے لمبے جوابوں کی قدر کرتے ہیں مختصر اور سہل جواب کی قدر نہیں کرتے
آجکل ہی میں شاملی سے ایک پان فروش کا خط آیا تھا جس میں اسی قسم کا سوال
تھا میں نے اس کا مختصر جواب دیا تو وہ لکھتے ہیں کہ خشک جواب سے تسلی
نہیں ہوتی چونکہ وہ پان فروش ہے اور پان پانی کا تر ہے تو اس نے پانوں کی
طرح جواب کے لئے بھی تری لازمی سمجھی مگر یہ ایسا قیاس ہے جیسا شیخ
سعدیؒ کی باندی نے قیاس کیا تھا کہ ایک شخص شیخ سے ملنے آیا باندی دروازہ
پر نام پوچھنے گئی اور کچھ دیر تک اس سے باتیں کرکے واپس آئی تو شیخ نے پوچھا
کون تھا کہا غبداللہ (غین معجمہ سے) شیخ نے فرمایا غبداللہ کیا بلا ہے کہا اس کی
عین یعنی آنکھ میں نقطہ یعنی پھولا ہے اس لئے میں نے بجائے عبداللہ کے غبداللہ
کہا پوچھا وہ کیا کہتا تھا کہا کچھ نہیں ایک معمولی بات تھی۔ میں نے خود ہی جواب
دیا وہ یہ پوچھتا تھا کہ استنجا میں پاکی کب ہوتی ہے کتنا دھویا جائے میں نے
کہا اتنا دھویا جائے کہ کھال چوں چوں بولنے لگے جیسے برتن کو رگڑتے ہیں
تو وہ چوں چوں کرتا ہے اس نے موضع استنجا کو برتن پر قیاس کیا ایسے ہی

اس پان فروش نے جواب سوال کو پانوں پر قیاس کیا کہ جواب بھی تر ہونا چاہیئے حالانکہ یہ قیاس غلط ہے جواب کے لئے تری کی ضرورت نہیں بعض دفعہ خشکی کی بھی ضرورت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ ضرب یضرب یعنی سختی کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور ضرب یضرب میں ایسی برکت ہے کہ اس سے بہت جلد تمام شبہات حل ہوجاتے ہیں ہمارے مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ؎

اَلْوَعْظُ یَنْفَعُ لَوْ بِالْعِلْمِ وَالْحِکَمِ   وَالسَّیْفُ اَبْلَغُ وُعَّاظٍ عَلَی الْقِمَمِ

نصیحت اگر علم وحکمت کے ساتھ ہو تو نفع پہنچاتی ہے اور تلوار سروں پر
پڑنی نصیحت گروں میں سب سے بلیغ نصیحت گر ہے)

اور اگر مرتبہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانچ کتابیں نازل فرمائی ہیں چار تو مشہور ہیں توراۃ و زبور و انجیل و قرآن اور ایک پانچویں کتاب بھی آسمان ہی سے نازل ہوئی ہے چنانچہ ارشاد ہے وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ (اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے) جب چاروں کتابوں سے کسی کی اصلاح نہ ہو تو اس کے لئے پانچویں کتاب کی ضرورت ہے وہ حدید ہے یعنی نعلدار جوتا ایک شخص وساوس میں مبتلا تھے اور میں ان کا علاج کرتا تھا ایک دن وہ کہنے لگے کہ اب تو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ عیسائی ہو جاؤں میں نے اس کے جواب میں زور سے ایک دھول رسید کیا اور کہا نالائق جا دور ہو ابھی عیسائی ہو جا اسلام کو ایسے ناپاکوں کی ضرورت نہیں ! اس دھول کی ایسی برکت ہوئی کہ دس برس سے زیادہ زمانہ ہوا آج تک ان کو ایک دو شبہات بھی تو نہ ہوئے۔ اسی طرح ایک ذاکر کی عادت تھی کہ وہ ذکر میں اٹھ اٹھ کر بھاگتے تھے۔ میں نے اس کا یہ علاج کیا کہ اپنے پاس بٹھلا کر ان سے ذکر کرایا اور جب بھاگنے لگے زور سے ہاتھ پکڑ کر بٹھلا دیا اور دو دھپ رسید کئے پھر عمر بھر ان کو یہ جوش نہ آیا۔ خیر یہ طرز عمل تو سب کی ساتھ نہیں ہوسکتا